اَلدَّرْسُ الثَّامِنَ عَشَرَ ۔18

ہم پڑھ چکے ہیں کہ

- "نَعْت"(Adjective)چار باتوں میں"مَنْعُوت"کے تابع(Dependent)ہوتی ہے۔

- درس14میں ہم نَعْت ومَنْعُوت کی وُسعت(Kind)اور اعراب (The Sign of Noun at The End)کے بارے میں مثالوں سے سیکھ چکے ہیں۔

1۔نَعْت و مَنْعُوت:

- آج ہم مزید دو چیزوں کے بارے میں سیکھتے ہیں۔

1) تعداد(Number)   2) جنس(Gender

DARULIMAAN INSTITUTE

مثلاً:

1) قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ۔"بھلی بات"(البقرۃ:263)

2)أُمَّةً وَّاحِدَةً۔"ایک جماعت"(الشّوریٰ:8)۔

●مثال نمبر1 میںمَنْعُوت قَوْلٌ اور مثال نمبر2 میںأُمَّةً دونوں "واحد"استعمال ہوئے ہیں۔انکے مطابقمَعْرُوفٌاور وَاحِدَةً بھی دونوں "واحد"آئے ہیں۔

● جنس کے لحاظ سےمَنْعُوت قَوْلٌ مذکر آیاتواس کی نَعْت "مَعْرُوفٌ" بھی مذکر استعمال ہوئی۔

●جبکہمَنْعُوت أُمَّةً مؤنث آئی ہے تواس کی نَعْت "وَاحِدَةً" بھی مؤنث استعمال ہوئی ہے۔

●اگر مَنْعُوت تثنیہ ہوگاتو نَعْت بھی تثنیہ ہوگی۔ مثلاً:

1)لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ۔"دو یتیم لڑکوں کے لیے"(الکھف:82)

2)عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ ۔دو چشمے فوّاروں کی طرح اُبلتے ہوئے۔ (الرّحمٰن:66)

● یہاں مَنْعُوت" غُلَامَيْنِ اور عَيْنَانِ " دونوں تثنیہ

آئے ہیں اس لیے نَعْت " يَتِيمَيْنِ اور نَضَّاخَتَانِ " بھی تثنیہ آئی ہے۔

● اگر مَنْعُوت جمع ہو گا تو نَعْت بھی جمع ہو گی۔ مثلاً:

1)أَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ۔بہت سے متفرّق پروردگار(یوسف:39)

2)بَقَرَاتٍ سِمَانٍ۔موٹی گائیں(یوسف:43)

3) نِسَاءٌ مُّؤْمِنَاتٌ۔"مؤمن عورتیں (الفتح:25)

<u>کیا آپ نے دیکھا؟</u>

یہاں مَنْعُوت "أَرْبَابٌ، بَقَرَاتٍ اور نِسَاءٌ" جمع آئے ہیں اس لیے نَعْت "مُتَفَرِّقُوْنَ ، سِمَانٍ اور مُؤْمِنَاتٌ" بھی جمع آئی ہیں۔

- یہاں مَنْعُوت " أَرْبَابٌ "جمع مذکر اور " بَقَرَاتٍ "اور "نِسَاءٌ" جمع مؤنث اور آئے ہیں۔ان کے مطابق " أَرْبَابٌ "کے لیے نعت " مُتَفَرِّقُوْنَ "جمع مذکر جبکہ " بَقَرَاتٍ "کے لیے نعت جمع مؤنث " سِمَانٍ "اور "نِسَاءٌ" کے لیے نعت جمع مؤنث " مُؤْمِنَاتٌ "آئی ہے۔

2۔ اِنَّ اور کَانَ کا استعمال:

1) اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ (البقرہ:148)

بے شک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

2) وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۔(الفتح:21)

DARUL IMAAN

اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

الف) " اِنَّ " بے شک، یقیناً، حرفِ تاکید

اَللّٰہ - اِنَّ اللہ

2) اِنَّ اپنے بعد آنے والے اسم یا ضمیر کو منصوب ـــ کرتا ہے۔

جیسے الله ⟵ الله

3) اسکی خبر مرفوع رہتی ہے جیسے "قَدِیْرٌ" ــــ ۔

ب) "کَانَ" ک، و، ن ہونا (to be) ہوا، تھا (was) ہے (is)

1) اپنے بعد والے اسم کو مرفوع ــــ کرتا ہے جیسے "اللّٰہُ" ــــ

2) اپنی خبر کو منصوب ــــ کرتا ہے

جیسے قَدِیْرٌ ⟵ قَدِیْرًا

3) اِنَّ اور کَاَنَّ کا کردار ایک دوسرے سے الٹ ہے۔

3۔ کُلٌّ : ک۔ل۔ل سب چیز، ہر ایک، اس کی ضد جزء ہے۔

1) کُلْ لفظاً واحد ہے اور معنی کے لحاظ سے جمع۔ اس طرح واحد اور جمع دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ اسکی ضد جزء ہے۔

● واحد کے معنی میں: مثلاً

وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ۔(بنی اسرائیل:13)

"ہر انسان کا شگون ہم نے اس کے اپنے گلے میں لٹکا رکھا ہے"۔

● جمع کے معنی میں:

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۔(الحجر:30)

DAR UL IMAAN INSTITUTE

"پس تمام فرشتوں نے سجدہ کیا"۔

2) کُلّ مذکّر ہے لیکن موئنث بھی استعمال ہوتا ہے۔اسکی مونث کُلَّةٌ آتی ہے۔ لیکن قرآن میں یہ لفظ نہیں آیا۔

3) ہمیشہ مضاف بن کر آتا ہے کبھی اکیلے اور کبھی ضمیر کے ساتھ جڑ کر۔ اگر مضاف الیہ موجود نہ ہو تو اسے محذوف (گرادیا، کاٹ دیا، ہٹادیا) سمجھا جاتا ہے۔

مثال:1) کُلّ بغیر مضاف الیہ کے:

"كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ " یہ سب اللہ پر ایمان لائے۔(البقرہ:285)

- یہاں کُلّ کے بعد مضاف الیہ موجود نہیں ہے اسے محذوف مانا جائے گا۔

مثال:2)

كُلُّهُمْ

كُلّ ← مضاف مرفوع

هُمْ ← ضمیرجمع غائب مذکر،مضاف الیہ

خُلَاصَۃُ الْقَوَاعِد:

1) نَعْت،مَنْعُوت کے بعد آتی ہے۔اور ہر لحاظ سے مَنْعُوت کے مطابق ہوتی ہے۔

2) اِنَّ اپنے بعد آنے والے اسم یا ضمیر کو منصوب کرتا ہے جبکہ اسکی خبر مرفوع ہوتی ہے۔

3) کَانَ اپنے بعد آنے والے اسم کو مرفوع اور خبر کو منصوب کرتا ہے۔

4) اِنَّ اور کَانَ کا عمل ایک دوسرے کے الٹ ہے۔

5) کُلٌّ ہمیشہ مضاف بن کر آتا ہے اگر اسکے بعد مضاف الیہ موجود نہ ہو تو اسے محذوف سمجھا جاتا ہے۔

6)واحد، جمع اور تذکیر و تانیث میں دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔

DAR UL IMAAN INSTITUTE